بسم اللہ الرحمن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

لاہور پاکستان

الفضل

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۱ | ۲۱ ماہ نبوت ۱۳۲۶ ہش | ۷ ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ | ۲۱ ماہ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۵۷

PESHAWAR Cantt

PAKISTAN INDIA POSTAGE

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۰ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ

تارکانِ وطن کو واپس بلانے کیلئے گفت و شنید شروع کی جائے

ہم کانگرس کمیٹی کے ریزولیوشن کا خیر مقدم کرتے ہیں!

انڈین دستور ساز اسمبلی کے لیگی ارکان کا بیان

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ ہندوستان کی کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کے سات مسلم لیگی ممبروں نے ایک بیان میں آل انڈیا کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کا خیر مقدم کیا ہے بیان میں کہا گیا ہے کہ ہمیں اس بات سے خاص خوشی حاصل ہوئی ہے غیر مسلموں کا پاکستان سے نکل کر ہندوستان آنے اور مسلموں کا ہندوستان سے پاکستان جانے کو کانگرس پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتی۔ سوائے اس کے کہ جو خوشی سے جا رہے ہوں۔

انہوں نے اعلان میں کہا ہے کہ ہم اس ریزولیوشن کی قدر کرتے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ دونوں حکومتیں تارکان وطن کو واپس بلانے ان کو بسانے اور ان کی حفاظت کے سلسلہ میں جلد ہی قدم اٹھائینگی۔ (ا-پ)

بارہ مولا روڈ پر دشمن کی ایک چوکی کا صفایا!

نتھا خیل ۲۰ نومبر کشمیر سے تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آزاد کشمیر گورنمنٹ کی فوجوں کو پونچھ کے محاذ پر خوب کامیابی ہو رہی ہے۔ بارہ مولا روڈ پر دشمن کی ایک چوکی کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ غیر ملکی نامہ نگاروں کی ایک پارٹی نے آزاد کشمیر گورنمنٹ کے علاقہ کا دورہ کیا۔ اور دیکھا کہ اہل کشمیر آزاد فوجوں کی کامیابی کے ساتھ گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔

"مغربی پنجاب کی وزارت عظمیٰ کیلئے میں امیدوار نہیں"

راجہ غضنفر علی خان کیطرف سے افواہوں کی تردید

لاہور ۲۰ نومبر۔ حکومت پاکستان کے پناہ گزینوں کے وزیر راجہ غضنفر علی خان نے ایک بیان میں اس غلط خبر کی تردید کی ہے۔ کہ ان کے محکمے کا ہیڈ کوارٹر عنقریب لاہور سے کراچی منتقل ہونے والا ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے راجہ غضنفر علی خان نے کہا کہ جس کام کے لئے میرا لاہور میں رہنا ضروری ہے۔ وہ کئی مہینے کے بعد ختم ہونے پائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب سے میرا دفتر کراچی سے لاہور میں منتقل ہوا ہے۔ کام توقعات سے کہیں زیادہ بڑھ گیا ہے۔ جسکے لئے مجھے لاہور میں ہی رہنا پڑیگا۔

راجہ صاحب نے اس افواہ کی بھی تردید کی کہ میں مغربی پنجاب کی وزارت عظمیٰ کے لئے ایک امیدوار ہوں۔ (ا-پ)

ہندوستانی فوج کا ایک افسر زخمی ہوگیا

سری نگر ۱۹ نومبر ایک ہندوستانی طیارہ کوٹلی میں محصور فوج کے لئے سپلائی لے جا رہا تھا۔ حملہ آوروں نے ارد گرد کی پہاڑیوں سے اس پر حملہ کیا۔ وارنٹ آفیسر ڈی گھوش جو جہاز میں سوار تھا گولی لگ جانے کی وجہ سے زخمی ہو گیا۔ حملہ آور ہر سپلائی لے جانے والے جہاز کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ان جہازوں کو گولیوں کی بارش میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ جو مشین گنوں اور بندوقوں سے برسائی جاتی ہیں۔ (ا-پ)

پناہ گزینوں کا مصائب پر صبر و استقلال واقعی سبق آموز ہے

مصری اخبار نویسوں کے تاثرات

لاہور ۲۰ نومبر آج مسلم برادرہڈ ایسوسی ایشن کے لیڈر مسٹر صالح اشماوی اور قاہرہ کے مشہور البلاغ کے ایڈیٹر مسٹر عبد القادر حمزہ نے والٹن اور باولی کیمپوں میں جا کر مسلمان پناہ گزینوں کی حالت کا معائنہ کیا۔ ان مصری اخبار نویسوں نے پناہ گزینوں کی زبوں حالی سے متاثر ہو کر ایسے نحیف اور لاغر بچوں اور دیگر مریضوں کے فوٹو لئے۔ جو راستے کی مصیبتیں جھیل جھیل کر ہڈیوں کا ڈھانچہ بن کر رہ گئے تھے۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ اس ظلم کا شہودی ثبوت بہم پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ پناہ گزینوں کا فلم تیار کیا جائے۔ اور نہ صرف مصر میں بلکہ تمام مشرق وسطیٰ میں اس کی نمائش کی جائے۔

پناہ گزینوں کی زبانی ان کی دکھ بھری کہانیاں سن کر مصری سیاح بہت متاثر ہوئے۔ اور دہلی میں بعض عربوں کے قتل کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے میں خاص تشویش اور فکر کا اظہار کیا۔

صالح صاحب نے کہا پناہ گزینوں کی مصیبت دیکھی نہیں جاتی۔ پے در پے مصائب پر ان کا صبر واقعی سبق آموز ہے۔ (رائٹر)

بعض آزاد قبائل کی پاکستان میں شمولیت

پشاور ۲۰ نومبر۔ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے آج ایک پریس ملاقات میں بتایا کہ علاوہ سرحدی ریاستوں کے بہت سے آزاد قبائل نے بھی پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے خان عبد القیوم خان نے کہا کہ آزاد قبائل کے افراد ہمارے بھائی ہیں۔ اب تک جو یہ ہم سے دور رہے۔ اس کی وجہ حکومت برطانیہ کی خاص پالیسی تھی۔ جس کے ماتحت ہمارے اور ان کے درمیان مصنوعی بعد پیدا کر دیا گیا تھا۔ (ا-پ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۴ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

تقسیم فلسطین کے لئے اقوام متحدہ کے پاس کوئی قانونی جواز نہیں ہے

اقوام متحدہ کو لیگ کی جانشینی ورثہ میں نہیں ملی

فلسطین پر عربوں کا حق بہر حال مقدم ہے!

(تقسیم کے خلاف عرب ڈیلیگیشن کی رپورٹ)

لیک سکسیس ۱۹ نومبر۔ عرب ڈیلیگیشن نے فلسطین کے متعلق اپنی سب کمیٹی کی رپورٹ میں اقوام متحدہ کو چیلنج کیا ہے۔ کہ انہیں قانونی لحاظ سے کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ خالص عربوں کے وطن کو (فلسطین) کو تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر کریں۔

انہوں نے رپورٹ میں صرف ایک آزاد حکومت کے قیام پر زور دیتے ہوئے تقسیم کے خلاف سات زبردست دلائل دیئے ہیں۔

اول یہ کہ تقسیم کی تجویز نہ صرف یہ کہ مینڈیٹ کے خلاف ہے۔ بلکہ لیگ آف نیشنز اور یونائیٹڈ نیشنز کے بنیادی اصولوں سے بھی ٹکراتی ہے۔

دوم۔ یہ چیز اس کے کہ عرب صدیوں سے فلسطین پر قابض اور اس کے مالک چلے آتے ہیں۔ ان کا یہ جائز حق ہوتے ہوئے بہر حال مقدم ہے۔

سوم۔ اگر یہ بات کہ برطانیہ کے اعلان فلسطین سے کئے ہوئے وعدے ان وعدوں سے ٹکراتے ہیں جو انہوں نے بیک وقت یہودیوں سے کئے تھے۔ کسی قسم کا اشتباہ پیدا کرتی ہے۔ تو اس کا فیصلہ بین الاقوامی عدالت کے سپرد کر دیا جائے۔ نہ کہ اقوام متحدہ خود اس بارے میں کوئی فیصلہ صادر کریں۔

چہارم۔ بالفور کے اعلان کا جواز اور اس کی اور مینڈیٹ کی متعدد توجیہات کا جھگڑا بھی بین الاقوامی عدالت کے سپرد ہونا چاہیئے۔

پنجم۔ فلسطین کی آزادی لیگ آف نیشنز پہلے ہی عارضی طور پر تسلیم کر چکی ہے

ششم۔ لیگ کے ختم ہو جانے سے قانونی طور پر مینڈیٹ کا وجود خود بخود ختم ہو جاتا ہے کیونکہ لیگ کا بنا دو جو مینڈیٹ کے لئے قانونی بنیاد کے طور پر تھا جو اب کالعدم ہو چکی ہے۔ اور اب جبکہ خود برطانیہ مینڈیٹ سے اپنی دست برداری کا اعلان کر چکا ہے۔ قانوناً فلسطین کی آزادی کی راہ میں کوئی روک باقی نہیں رہتی۔

ہفتم۔ مجلس اقوام متحدہ کو لیگ کے قانونی اور سیاسی اختیارات بطور ورثہ کے نہیں ملے ہیں۔ اس لئے مینڈیٹس کی نگرانی اور انتظام کے بارے میں اقوام متحدہ کو لیگ کی جانشینی کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اور اسی بنا پر جب تک خود مینڈیٹری اقوام متحدہ سے ٹرسٹی شپ کی درخواست نہیں کرتا۔ جنرل اسمبلی کو اور نہ اقوام متحدہ میں سے کسی ایک کو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ از خود مینڈیٹڈ علاقوں پر کوئی من گھڑت فیصلہ ٹھونس دے۔ (اے پ)

مصر کی وزارت میں اہم تبدیلیاں

قاہرہ ۲۰ نومبر۔ عبد المجید بدر پاشا وزیر خزانہ اور میجر جنرل احمد عطا پاشا کے دفاع سے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے حکومت مصر کی موجودہ وزارت میں متعدد تبدیلیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ وزیر اعظم اسمٰعیل النقراشی پاشا نے اب بجائے وزارت امور خارجہ کے وزارت خزانہ اور وزارت امور عامہ کا چارج لے لیا ہے۔ جن سے وزراء موسیٰ ... الہیم ... اور محمد حیدر پاشا کیبنٹ میں شامل کئے گئے ہیں۔ (رائٹر)

ہندوستانی افواج میں برطانوی افسروں کی ملازمت

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ آج مجلس قانون ساز میں وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ نے پنڈت کنزرو کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اس امر کی تصدیق کی کہ یکم جنوری ۱۹۴۸ء کے بعد بھی برطانوی افسر ہندوستانی فوجوں میں ملازم رکھے جائیں گے۔ آپ نے کہا۔ کہ اگرچہ ان کی صحیح تعداد فی الحال نہیں بتائی جا سکتی۔ لیکن ان کی اصل تعداد موجودہ تعداد سے بہت کم ہوگی۔ وزیر دفاع نے اس بات کو تسلیم کیا۔ کہ فوج میں ہندوستانی ٹیکنیکل افسروں کی بہت کمی ہے۔ چنانچہ انہوں نے بتایا۔ کہ حکومت اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مناسب اقدامات کر رہی ہے۔

ہوشیارپور کی اغوا شدہ عورتیں برآمد کر لی گئیں

مشرقی پنجاب کی صورت حالات

جالندھر ۲۰ نومبر۔ مشرقی پنجاب کی طرف سے ایک پریس بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جو عورتیں ۱۵ نومبر کو ہوشیارپور میں ایک گاؤں سے اغوا کی گئی تھیں۔ ان کو غنڈوں سے برآمد کر لیا گیا ہے۔

۱۶ نومبر کو دس آدمیوں نے ایک مسلمان کے مکان پر حملہ کیا۔ ان کا مقابلہ کیا گیا چنانچہ حملہ آوروں میں سے تین آدمی مارے گئے۔ جالندھر کے گرد و نواح اور حصار سے کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ باقی تمام اضلاع میں کوئی قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا۔ (ا۔پ)

یو۔پی کی حکومت نے فسادی سکھوں کا جرمانہ معاف کر دیا

لکھنؤ ۱۹ نومبر۔ یو۔پی کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آگرہ کے سکھوں پر جو موجودہ فسادات میں ... روپیہ تاوان لگایا گیا تھا اس کو معاف کر دیا جائے۔ اس سے پہلے آل انڈیا سکھ کانفرنس یو۔پی کا وفد ہوم منسٹر مسٹر لال بہادر شاستری سے مل چکا تھا جس نے امن کے قیام میں تعاون کا وعدہ کیا ہے۔

ہندوستان اور جنوبی افریقہ کا معاملہ جنرل اسمبلی میں؟

متعدد حکومتوں کی طرف سے مشترکہ قرارداد کی امید

لیک سکسیس ۲۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بلجیم اور ڈنمارک کی طرف سے ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے بارے میں ایک مشترکہ قرارداد پیش ہونے والی ہے۔ قرارداد میں تجویز کیا جائیگا کہ معاملات کو سلجھانے کے لئے ایک گول میز کانفرنس کا انعقاد عمل میں لایا جائے۔ اور جوابی کارروائیاں فوراً ختم کر دی جائیں۔ اور اگر پھر بھی معاملات طے نہ ہو جائیں۔ تو یہ جھگڑا بین الاقوامی عدالت کے سپرد کیا جائے۔ (ا۔پ)

گجرات کے سرحدی دیہات پر حملہ

مغربی پنجاب کی صورت حالات

لاہور ۲۰ نومبر۔ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ آج شام تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ مغربی پنجاب میں کوئی اہم واقعہ رونما نہیں ہوا۔ البتہ منٹگمری سے چیچہ وطنی کے واقعات کی خبر ملی ہے۔ گجرات اور کشمیر کی درمیانی سرحد پر بھی معمولی سی گڑبڑ ہوئی۔ جس کی تفصیلات یہ ہیں۔ کہ ریاست جموں کی فوج نے پاکستانی علاقے میں آکر ڈھکو گاؤں کے قریب دشمن دیہاتیوں پر آتشباری کی۔ یہ بیچارے اپنے ۲۳ کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔

جموں سے مسلمان پناہ گزین بڑی کثرت سے آ رہے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ ہندوستانی طیارے مسلمان دیہاتوں پر بری طرح بمباری کر رہے ہیں (ا۔پ)

مہرچند کھنہ کے خلاف دوسرا مقدمہ

چینی اور کپڑے کا ذخیرہ گھر سے برآمد ہوا

پشاور ۲۰ نومبر۔ صوبہ سرحد کے سابق وزیر خزانہ مسٹر مہرچند کھنہ کے خلاف آرمز ایکٹ کے ماتحت ایک مقدمہ درج ہوا تھا۔ کل سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں ملزم کی کارروائی پیش ہوا۔ مدعیوں کے بیان قلمبند ہونے کے بعد مقدمہ کی سماعت ملتوی کر دی گئی۔

اس مقدمہ کے علاوہ مسٹر کھنہ کے خلاف کنٹرول آرڈیننس شیڈول نمبر ۲ یا ورنز ایکٹ کی دفعہ سات کے ماتحت ایک نیا کیس بن گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کپڑے کی دس گانٹھیں جن کی قیمت تیس ہزار روپیہ کے قریب ہے۔ اور ۹ من ماڑھے سیر چینی خانہ تلاشی کے دوران میں ان کے مکان سے برآمد ہوئی ہے۔ (ا۔پ)

پاکستان میں ۲۹ انڈین یونٹیں موجود ہیں

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پاکستان میں ابھی تک ۲۹ انڈین آرمی یونٹ موجود ہیں۔ وزیر دفاع نے بیان کیا۔ کہ اگرچہ کوئی خاص تاریخ مقرر نہیں کی جا سکی۔ مگر ہم ان کو جلد از جلد واپس بلانے کا انتظام کر رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ سوائے ان یونٹوں کے جو غیر مسلم پناہ گزینوں کی حفاظت کر رہی ہیں۔ باقی سب یونٹیں دسمبر کے آخر تک واپس آجائیں گی۔

روزنامہ الفضل لاہور — مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۴۷ء

کانگرس ریزولیوشن

۱۸ نومبر کو کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کے لئے منظور کیا ہے۔ ہماری پرائیویٹ اطلاع یہ ہے کہ یہ ریزولیوشن خود مسٹر گاندھی کا تیار کردہ ہے۔ ۱۸ تاریخ کو کانگرس ورکنگ کمیٹی نے مسٹر گاندھی سے خواہش ظاہر کی۔ کہ چونکہ وہ رات اور دن میٹنگ کر رہے ہیں۔ ان کے پاس اتنا وقت نہیں کہ اس اہم ریزولیوشن کے الفاظ اس احتیاط سے تیار کر سکیں۔ جس احتیاط کی اس ریزولیوشن کے تیار کرنے میں ضرورت ہے۔ مسٹر گاندھی نے ان کی اس درخواست کو منظور کر لیا۔ اور تمام دوسرے کام بند کر کے اس ریزولیوشن کے الفاظ تیار کر کے ورکنگ کمیٹی میں بھجوا دیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اصل ریزولیوشن جو مسٹر گاندھی نے تیار کیا تھا۔ اس میں خفیف سی اصلاحات کی گئی ہیں۔ غالباً مسٹر گاندھی نے ان اصلاحات کو تسلیم کر لیا ہوگا۔ کیونکہ بعد میں مسٹر گاندھی نے اس ریزولیوشن کی تصدیق کر دی ہے۔ اس ریزولیوشن کے الفاظ یہ ہیں:۔

"وہ خطرناک واقعات جو پنجاب اور بعض دوسری جگہوں پر گذشتہ مہینوں میں ہوئے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں ان علاقوں کی آبادیوں کو وسیع تعداد میں نقل مکانی کرنی پڑی ہے۔ اور لاکھوں آدمیوں کو ناقابل بیان نقصان پہنچا ہے۔ امداد اور دوبارہ آباد کرنے کے مسائل ایسی اہمیت پکڑ گئے ہیں کہ ان کی مثال تاریخ میں بالکل نہیں مل سکتی۔ ہندوستان گورنمنٹ نے ہمت اور عزم کے ساتھ ان نئے حالات کا مقابلہ کیا ہے۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں یہ واضح کر دینا چاہیئے۔ کہ ان معاملات کو حل کرتے وقت قومی پالیسی کیا ہوگی۔

"آل انڈیا کانگرس کمیٹی اس وسعت کے ساتھ نقل مکانی کو جس کے نتیجہ میں لاکھوں لاکھ انسانوں کو تکلیف پہنچی ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں قوم کی اقتصادی حالت کو سخت دھکا لگا ہے۔ اور جو کانگرس کے ان بنیادی اصولوں کو جو ابتداء ہی سے کانگرس نے اختیار کر رکھے ہیں۔ سخت نقصان پہنچاتی ہے۔ ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی رائے میں یہ تبادلۂ آبادی روکا جانا چاہیئے۔ اور ہندوستان یونین میں بھی اور پاکستان میں بھی ایسے حالات پیدا کئے جانے چاہئیں۔ کہ اقلیتیں امن اور حفاظت کے ساتھ رہ سکیں۔ اگر اس قسم کے حالات پیدا کر دیئے جائیں۔ تو ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف منتقل ہونے کی خواہش آپ ہی آپ سرد پڑ جائیگی۔ کمیٹی کی رائے میں پاکستان کے ہندو اور سکھ باشندوں کو مجبور کرنا کہ وہ اپنے گھر چھوڑ دیں۔ اور ہندوستان یونین کی طرف چلے جائیں۔ اور ہندوستان یونین کے مسلمانوں کو مجبور کرنا کہ وہ پاکستان کی طرف ہجرت کر جائیں ایک ناواجب فعل ہے۔

کمیٹی یہ محسوس کرتی ہے کہ جو کچھ ہو چکا ہے۔ اس کا پورا ازالہ کرنا ناممکن ہے۔ مگر باوجود اس کے وہ فیصلہ کرتی ہے۔ کہ اس بارہ میں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ دونوں ڈومینین کے مہاجرین آخر کار اپنے اپنے گھروں میں جا کر آباد ہو جائیں۔ اور اپنے پیشوں اور فنوں کو ان علاقوں میں جا کر امن اور حفاظت کے حالات میں اختیار کریں۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے گھر ابھی تک نہیں چھوڑے۔ ان کو وہیں رہنے پر آمادہ کرنا چاہیئے سوائے اس کے کہ وہ اپنی ذاتی خواہش کے ساتھ نقل مکانی پر مصر ہوں۔ اگر ایسا ہو۔ تو ان کے سفر کو آسان بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیئے دونوں حکومتوں کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ ان اصول پر باہمی گفت و شنید شروع کریں۔ اور ایسے حالات پیدا کریں۔ جن کے ماتحت دونوں طرف کے مہاجر اپنے وطنوں میں پورے اطمینان کے ساتھ پھر جا کر آباد ہو سکیں۔

بہرحال ہندوستان یونین کو ہماری مقررہ پالیسی پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور ان اقلیتوں کی پوری حفاظت کرنی چاہیئے۔ جو ابھی تک ہندوستان یونین میں بس رہی ہیں۔ اور انہیں جبر کے ساتھ اپنے گھروں سے نہیں نکالنا چاہیئے۔ اور نہ ایسے حالات پیدا کرنے چاہئیں۔ کہ جن کی وجہ سے لوگ ہجرت کرنے پر مجبور ہوں۔

کانگرس کی چونکہ یہ فیصل شدہ پالیسی ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو انڈین یونین کو چھوڑنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان کی ہر طرح خبرگیری کرنی چاہیئے۔ اور یونین کے باشندوں کو ان کا جب تک کہ وہ لوگ ہندوستان میں بستے ہیں خیال رکھنا چاہیئے۔ ایسے لوگوں کی نسبت یہ نتیجہ اخذ نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ گویا وہ ناخواندہ مہمان ہیں۔ اور صرف ایک مہربانی کے طور پر ان کی موجودگی کو برداشت کیا جا رہا ہے۔ ایسے لوگ وہی اختیارات رکھیں گے۔ اور ویسی ہی ان پر ذمہ واریاں ہوں گی۔ جیسی کہ دوسرے شہریوں پر۔ جہاں وہ کیمپوں میں رہ رہے ہوں۔ ان سے یہ امید کی جائے گی کہ وہ اپنے ساتھی مہاجرین سے مل کر کوئی نہ کوئی ملکی خدمت کریں۔ اور کیمپوں کے اچھے انتظام کی خاطر جو قوانین بنائے جائیں۔ ان کی پابندی کریں۔ وہ لوگ جو کیمپوں کی نگرانی کرنے کے اہل سمجھے جائیں۔ ان کی نگرانی کے ماتحت کیمپوں کے رہنے والوں کو حفظانِ صحت اور دوسری خدمات کو بخوشی بجا لانا چاہیئے۔ اور جو لوگ کیمپوں پر نگران مقرر کئے گئے ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ ایسے کاموں میں خود بھی شریک ہوا کریں۔ پناہ گزینوں کو ایسے کام سپرد کئے جانے چاہئیں۔ جن سے نفع حاصل ہو۔ اور اس نفع میں ان لوگوں کو بھی شریک کیا جانا چاہیئے۔ مغربی پنجاب کے پناہ گزینوں کو عام حالات میں مشرقی پنجاب میں ہی بسانا چاہیئے۔ اور پاکستان کے دوسرے حصوں کے پناہ گزینوں کو ایسے علاقوں میں بسانا چاہیئے۔ جن کا فیصلہ مرکزی حکومت صوبجاتی حکومتوں کے ساتھ مل کر کرے۔ اس بات کا خیال رکھا جانا چاہیئے۔ کہ خاص علاقہ کے لوگ جہاں تک ہو سکے۔ اکٹھے ہی بسائے جایا کریں۔ اس کام میں صوبجاتی حکومتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ مرکزی حکومت کے ساتھ پورا تعاون کریں۔ اور پناہ گزینوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو جگہ دینے کے لئے رستہ نکالیں۔ کوئی گھر جس کو کسی مسلمان نے اپنی مرضی سے نہیں چھوڑا۔ اس میں کوئی پناہ گزین نہ بسایا جائے۔ پناہ گزینوں کی نقل و حرکت جس کا پہلے ہی سے ریلوں کے ذریعہ سے یا لاریوں کے ذریعہ سے یا اور دوسرے ذرائع سے انتظام کیا جا رہا ہے۔ آئندہ اوپر کے بتائے ہوئے قانون کے ماتحت ہونی چاہیئے۔ اور کسی شخص کو اپنی جگہ سے نہیں نکالنا چاہیئے جب تک کہ وہ ایسا کرنے کی خود خواہش نہ رکھتا ہو۔ یہی قانون ان ریاستوں کے متعلق بھی جاری ہونا چاہیئے جو انڈین یونین میں شامل ہوئی ہیں۔ اور جن میں سے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد یا تو نکل گئی ہے یا نکال دی گئی ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی یقین رکھتی ہے۔ کہ ہندوستان یونین کی مرکزی حکومت۔ مشرقی پنجاب کی حکومت اور ان ریاستوں کی حکومتیں جن پر اس نقل مکانی کا اثر پڑا ہے۔ اوپر کی بیان کردہ پالیسی کو فوراً جاری کریں گی۔ اور اپنے تمام افسروں کو حکم دیں گی۔ کہ وہ مذکورہ بالا پالیسی کی لفظ بلفظ پیروی کریں۔"

اس ریزولیوشن کے الفاظ میں تھوڑی بہت تبدیلی کی گنجائش تو موجود ہے۔ جیسا کہ ہم اپنے دوسرے آرٹیکل میں بیان کریں گے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس ریزولیوشن میں نہایت ہی اچھے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے اور پاکستان کی حکومت کو فوراً ان خیالات کی تائید کرنی چاہیئے۔ یہ سوال کہ ہندوستان کی حکومت نے اب تک اس پر عمل کیا ہے یا نہیں یا پاکستان کی حکومت نے اب تک اس پر عمل کیا ہے یا نہیں ایک ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم ماضی کو بعض حالات میں بھول نہیں سکتے۔ ہم بعض حالات میں ماضی کو بھولنا نہیں چاہتے۔ ہم بعض حالات میں ماضی کو بھول جانا بے غیرتی سمجھتے ہیں۔ یہ باتیں ہمارے مدنظر ہیں۔ اور ہر ایک عقلمند کو مدنظر رہنی چاہئیں، لیکن بعض ذمہ واریاں متوازی طور پر ادا کی جا سکتی ہیں۔ ہمیں ماضی کے ان حصوں کو یاد رکھتے ہوئے جن کے بداثرات کا ازالہ کرنا ہمارے ذمہ فرض ہے۔ مستقبل کے لئے کسی راستہ کے کھولنے سے دریغ نہیں ہونا چاہیئے۔ سیاست دان اور مقالہ نویس مستقبل قریب میں اور مورخ مستقبل بعید میں ان واقعات پر بحثیں کرتے چلے جائیں گے۔ جو گذشتہ مہینوں میں ہندوستان میں پیش آئے ہیں۔ اس بارہ میں نہ ہم اپنا حق چھوڑنا چاہتے ہیں۔ نہ انڈین یونین کے لوگوں سے ان کا حق چھڑوانا چاہتے ہیں۔ لیکن اس حق کو قائم رکھتے ہوئے بھی ہم آئندہ کے متعلق کوئی مناسب سمجھوتہ کر سکتے ہیں۔ اور ہمیں ایسا ضرور کرنا چاہیئے۔ ہمارے نزدیک چاہیئے یہی تھا۔ کہ پاکستان کی حکومت پہلے اس سوال کو اٹھاتی۔ کیونکہ بہت سی باتیں جو اس ریزولیوشن میں بیان کی گئی ہیں۔ وہ اسلامی اصول کے مطابق ہیں اور اسلام کی پیش کردہ ہیں۔ امن اور انصاف کو قائم

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے بھجوائیں

تمام احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ موجودہ شورش سے اس طرح نہ گھبرائیں کہ لڑکے تعلیم سے محروم ہو جائیں۔ چاہیئے کہ سب جو تعلیم دلانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اپنے بچوں کو ایف۔ اے اور بی۔ اے میں داخل کرائیں۔ اور چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے:

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

سب سے پہلا فرض اسلامی حکومتوں کا ہے۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو امن کے قیام کے لئے سنہری قواعد پیش کرتا ہے۔ اور اسلام کا لانے والا مقدس وجود ہی وہ ہے جس نے ان سنہری قواعد پر خود عمل کر کے دکھایا ہے۔ اور وہی ایسا کر بھی سکتا تھا۔ کیونکہ دنیا میں ایک ہی شخص گذرا ہے۔ جو نبوت اور کامل اقتدار والی حکومت پر ایک ہی وقت میں فائز رہا ہے۔ بنی اسرائیل کے نبی موسیٰؑ اور عیسیٰؑ۔ ایران کے نبی زرتشتؑ۔ ہندوستان کے نبی کرشنؑ اور رام چندر جیؑ اور چین کے نبی کنفیوشسؑ کو یہ مواقع میسر نہیں آئے۔ ہم اس بات پر فخر کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارے نبیؐ نے فقر اور ایام ابتلائی ایسے دیکھے کہ جن کی مثال دنیا کے کسی اور نبی کی زندگی میں نہیں پائی جاتی۔ اور ان ایام میں وہ اعلیٰ درجہ کا نمونہ صبر۔ برداشت اور استقلال کا دکھایا۔ کہ جس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ اور اس نے ایک غالب اور فاتح کے ایام بھی دیکھے۔ اور عفو اور رحم اور انصاف اور درگذر اور شفقت اور ہمدردی اور ایسی تنظیم کا جس کا نیک اثر بڑوں اور چھوٹوں سب پر پڑتا ہے۔ ایسا شاندار نظارہ دکھایا۔ کہ اسکی مثال بھی دنیا کی تاریخ میں کسی اور جگہ نہیں ملتی۔ ہمارا خزانہ ہمارے گھر سے نکلنا چاہیئے۔ اور ہمیں کبھی یہ موقع نہیں دینا چاہیئے۔ کہ ہمارے نبی کا ورثہ دوسرے لوگ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ ہم اور صرف ہم اس بات کے حقدار ہیں۔ کہ ہمارے نبی نے جو کچھ کیا اور کہا۔ وہ سب سے پہلے ہماری زبانوں اور ہمارے قلموں سے دنیا کے سامنے آئے۔

کہا جا سکتا ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے یہ باتیں دوسرے آدمیوں نے بھی پیش کی ہیں۔ یہ بالکل درست ہے۔ راجہ غضنفر علی صاحب نے جو کوشش کی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان یونین کا کوئی وزیر اپنی خدمات پیش نہیں کر سکتا۔ راجہ غضنفر علی صاحب ہزار تحسین اور آفرین کے مستحق ہیں۔ ادھر مسٹر گاندھی نے بھی بہت کچھ اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور ان کے اثر اور ان کے سمجھانے سے مسٹر نہرو اور دوسرے ہندو لیڈروں نے بھی وقتاً فوقتاً بعض اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ لیکن راجہ غضنفر علی صاحب آخر راجہ غضنفر علی صاحب ہیں۔ اور مسٹر گاندھی اور پنڈت نہرو آخر مسٹر گاندھی اور پنڈت نہرو ہی ہیں۔ بڑے سے بڑے فرد کی آواز قوم کی آواز کا قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ ہمارا فرض تھا۔ کہ گذشتہ ایام میں آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس کر کے ان خیالات کو اپنی قوم کی طرف سے پیش کرتے۔ راجہ غضنفر علی صاحب کے خیالات کو ہندوستان یونین کے لوگ یہ کہہ کر نظر انداز کر سکتے تھے۔ کہ ایک شخص تھا۔ جس کے دل میں اچھے خیالات پیدا ہوئے۔ مگر اس کی قوم نے ان خیالات کو اپنایا نہیں۔ اور یہی بات مسٹر گاندھی کے متعلق بھی کہی جا سکتی تھی۔ ادھر راجہ غضنفر علی صاحب کے خیالات کے متعلق کئی دفعہ ہمارے اخبارات نے مخالفانہ تنقید کی ہے۔ ادھر مسٹر گاندھی اور پنڈت نہرو کے خیالات کے خلاف ہندوستان کے اخبارات نے تنقید کی ہے۔ پس انفرادی خیالات کا اظہار اور چیز ہے۔ اور قومی طور پر ایک بات کہنا اور چیز ہے۔ ہمارے نزدیک اب بھی موقع ہے۔ لیگ کو فوراً اس کے جواب میں ایک اعلان شائع کرنا چاہیئے۔ جس میں اپنی قومی پالیسی کو قومی مجلس کے ذریعہ سے شائع کر دینا چاہیئے۔ تاکہ دنیا پر یہ بد اثر نہ پڑے۔ کہ کانگرس تو صلح کا ہاتھ بڑھا رہی ہے۔ لیکن لیگ ایسا کرنا نہیں چاہتی۔ لیگ یقیناً ان خیالات کی کانگرس سے بھی زیادہ حامی ہے۔ کیونکہ یہ خیالات اسلامی ہیں۔ بلکہ لیگ کو چاہیئے۔ کہ ان خامیوں کی بھی اصلاح کر دے جو اس ریزولیوشن میں پائی جاتی ہیں۔ اور کانگرس سے بھی زیادہ وسیع حوصلہ کے ساتھ صلح اور آشتی کا ہاتھ بڑھائے۔ اس کے بعد عمل کا سوال پیدا ہوگا۔ اگر کانگرس نے لیگ کی تائید کے بعد عمل کی طرف قدم نہ اٹھایا۔ تو دنیا کو یہ جاننے کا موقعہ مل جائے گا۔ کہ کانگرس نے وہ بات کہی جس پر وہ عمل نہ کرنا چاہتی تھی۔ جب لیگ نے اس کی پالیسی کی تائید کر دی۔ تو اس نے اپنا قدم پیچھے ہٹا لیا۔ اگر ایسا ہوا۔ تو لیگ کی عزت دنیا کی نظروں میں بڑھ جائے گی۔ اور مسلمانوں کو پھر ایک بار اس عزت سے حصہ مل جائیگا۔ جو ان کے نبیٔ مکرم نے ان کے لئے ورثہ میں چھوڑی ہے۔ اور اگر کانگرس نے لیگ کے اعلان کا خیر مقدم کیا۔ اور اپنی شائع کردہ پالیسی پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو گئی۔ تو اس سے بہتر بات ہندوستان کے لئے اور کیا ہوگی۔ بہت سے جھگڑے آپس میں طے کرنے والے باقی ہیں۔ بہت سی شکایتوں کا ازالہ ہونے والا ہے۔ مگر بسا اوقات جب لوگ ایک بات کو محبت سے طے کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں تو دوسری باتوں کا تصفیہ بھی آپ ہی آپ ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایک نیکی دوسری نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔ صلح کے لئے بڑھایا ہؤا ایک قدم دو اور قدموں کے بڑھانے کے لئے رستہ صاف کر دیتا ہے۔ آؤ ہم ان لاکھوں غریبوں اور مسکینوں کا خیال کریں۔ جو اپنے وطنوں سے دور ادھر ادھر دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ جن کے ساتھ حسن سلوک بھی کیا جاتا ہے۔ اور جن پر زبانِ طعن بھی دراز کی جاتی ہے۔ بعض لوگ بھائیوں کی طرح ان سے بغلگیر ہو رہے ہیں۔ تو بعض ان سے فقیروں اور بھک منگوں کا سا سلوک کر رہے ہیں۔ آؤ ہم ان لوگوں کو پھر اپنے گھروں میں بسانے کے لئے ایک جدّوجہد کریں۔ اور ایک ایسا قدم اٹھائیں۔ جس سے ملک میں امن کی فضا پیدا ہو جائے۔ شائد دلوں میں نرمی پیدا ہونے کے بعد وہ دوسرے سیاسی اور اقتصادی جھگڑے بھی طے ہو جائیں۔ جو اس وقت ہندوستان کے خیالات کو مشوّش کر رہے ہیں۔

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ احباب کو فوراً اس تحریک میں حصہ لے کر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں۔ تو وہ کپڑوں اور بستر کے لئے نقد روپیہ بھی بھیج سکتا ہے۔ اس کارِ خیر میں حصہ لینے کے لئے تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

یہ واقفین زندگی کہاں ہیں

مندرجہ ذیل واقفین جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا۔ اور جن کے آئندہ پروگرام کے متعلق دفتر ہذا میں کارروائی ہو رہی تھی۔ اپنے موجودہ پتوں سے فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ اور اگر قارئین الفضل میں سے کوئی صاحب ان کے متعلق علم رکھتے ہوں۔ تو مہربانی فرما کر ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائیں۔ اور دفتر ہذا کو بھی مطلع فرمائیں۔ کہ وہ کہاں ہیں؟

(۱) وسیم الدین صاحب ولد خلیفہ علیم الدین صاحب دار العلوم قادیان (۲) عبد اللطیف صاحب ولد شیخ عبد الرحیم صاحب پراچہ دار البرکات قادیان۔ (۳) سید کلیم اللہ شاہ صاحب ولد سید عزیز اللہ شاہ صاحب دار الانوار قادیان (۴) سید رشید عالم صاحب ولد سید محمود عالم صاحب دار البرکات قادیان (۵) شیخ محمد انور صاحب ولد شیخ محمد خورشید صاحب دار الفضل قادیان (۶) شمس الدین صاحب ولد ماسٹر فضل الٰہی صاحب دار الفضل قادیان۔ (۷) منظہر علی صاحب ولد احتیاج علی صاحب زبیری دار الرحمت قادیان (۸) محمد اسحاق صاحب ولد فضل کریم صاحب مرحوم دار الفضل قادیان۔ (۹) بشیر الدین احمد صاحب ولد مولوی چراغ دین صاحب دار الرحمت قادیان (۱۰) سید محمد احمد شاہ صاحب ولد سید طفیل محمد شاہ صاحب دار الفتوح قادیان (۱۱) محمد صادق صاحب ولد میاں پیر محمد صاحب دار الرحمت قادیان (۱۲) شریف احمد صاحب گجراتی ولد ماسٹر محمد الدین صاحب لائبریرین کالج قادیان۔ (۱۳) صادق محمد صاحب ولد مولوی صالح محمد صاحب واقفِ زندگی۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور)

صدر محترم کا پیغام ــــــ خدام الاحمدیہ کے نام

قادیان عارضی طور پر ہمارے ہاتھوں سے جا چکا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مومن کا بھروسہ چونکہ محض اللہ تعالےٰ پر ہوتا ہے۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ چونکہ خدا تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق ہو رہا ہے۔ اس لئے ہمیں پختہ یقین ہے۔ کہ یہ سب دکھ اور مصائب محض ہماری ترقیات کے لئے ہیں۔ اگر ہم اپنے آپ کو ان وعدوں کا اہل بنائیں۔ اور یہی ہمارے لئے غور کا مقام ہے۔ کیا ہم ان وعدوں کے اہل ہیں؟ کیا ہم ان مصائب میں اپنے ایمان اور اخلاق پر پختگی سے قائم ہیں؟ کیا ہم نے یہ عہد کر لیا ہے۔ کہ اب دنیا کے آرام سے ہم اسی وقت حصہ لیں گے۔ جب روحانی اور جذباتی آرام ہمیں پھر سے حاصل ہو جائے گا۔ جب ہمارا قادیان پہلے کی مانند ہمارا ہو جائیگا؟ اگر ایسا ہے تو ہم نے سب کچھ کھو کر بھی کچھ نہیں کھویا۔ اگر ہم اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ اگر ہم اپنے اوقات۔ مال۔ جان اور آرام کو خدا تعالےٰ کے لئے قربان کرنے کو تیار رہیں۔ تو وہ دن دور نہ ہوں گے۔ جب ہم پھر سے اپنے "معاد" کی طرف فتح و کامرانی کے ساتھ واپس لوٹیں گے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا ہم سے وعدہ ہے۔ اے خدا جلد ایسا ہی کر۔ آمین۔ اس نازک دور میں خدام پر بہت ہی اہم ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ خدا تعالےٰ ہمیں اس دور کی نزاکت کے سمجھنے اور اسکی ذمہ واریوں کے نباہنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

خاکسار مرزا ناصر احمد صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ لاہور

دفتر خدام الاحمدیہ کا پتہ:۔ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ معرفت میکلوڈ روڈ لاہور

مغلوبیت کے بعد غلبہ

الٰہی سلسلوں پر ایسے اوقات بھی آتے ہیں کہ خدا کے رسول اور مومن بھی کہہ اٹھتے ہیں جبکہ ابتلا اور مصیبت انتہا کو پہنچ جاتی ہے کہ خدا کی نصرت اور تائید کب آئے گی؟ چنانچہ قرآن کریم میں ہے کہ اے مسلمانو کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو گے حالانکہ ابھی تو تم اس حالت میں سے ہو کر نہیں گزرے جو پہلے لوگوں پر آ چکی ہے۔ ان لوگوں کو بڑی بڑی تکلیفیں اور دکھ پہنچے اور ان کو اچھی طرح ہلایا گیا۔ حتّٰی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متٰی نصر اللہ۔ بقرہ ع ۲۶) یہاں تک کہ رسول اور ایمان والوں نے کہا کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ گویا تمام انبیاء اور ان کی امتوں پر یہ نازک وقت آیا کہ بظاہر وہ مغلوب ہو گئے۔ لیکن آخر کار خدا نے ان کو غلبہ عطا کیا اور اپنے سلسلوں کو اپنی تائید اور نصرت سے نوازا۔

اس وقت جماعت احمدیہ پر بھی وہی وقت ہے۔ اس سے پہلے بھی گو مصائب اور تکالیف آئیں اور مخالفین نے خدائی نور کو بجھانے کی کوشش کی اور ہمیشہ اللہ تعالےٰ اپنی تائید و نصرت فرماتا رہا۔ مگر موجودہ ابتلاء اور مصیبت تو ایسی ہے کہ جس کی نظیر نہیں۔ مگر خدائی وحی اور اس کا پاک کلام ہمیں تسلی دیتا ہے کہ ضرور ایسا وقت آنا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس وحی اور الہامات کی کتاب تذکرۃ کے صفحہ ۱۸۹ پر ہے!

(۱) "یریدون ان یطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متمّ نورہ ولو کرہ الکٰفرون۔ نرید ان ننزّل علیک اسرارًا من السّماء ونمزّق الاعداء کلّ ممزّق ونری فرعون وھامان وجنودھما ما کانوا یحذرون سلّطنا کلابًا علیک وغیّظنا سباعًا من قولک وفتنّاک فتونًا۔ فلا تحزن علی الذی قالوا ان ربّک لبالمرصاد حکم اللّٰہ الرحمٰن لخلیفۃ اللّٰہ السلطان یؤتی لہ الملک العظیم ویفتح علٰی یدہ الخزائن وتشرق الارض بنور ربّھا ذالک فضل اللّٰہ وفی اعینکم عجیب"

(ترجمہ) چاہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے نور کو بجھا دیں مگر خدا اسے پورا کرے گا۔ اگرچہ منکر لوگ کراہت کریں گے۔ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ کچھ اسرار تیرے پر آسمان سے نازل کریں اور دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ باتیں دکھا دیں۔ جن سے وہ ڈرتے ہیں ہم نے کتوں کو تیرے پر مسلط کر دیا ہے۔ اور درندوں کو تیری بات سے غصہ دلایا اور سخت آزمائش میں تجھے ڈال دیا۔ سو تو ان کی باتوں سے کچھ غم نہ کر۔ تیرا رب گھات میں ہے۔ وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے۔ کہ اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا۔ اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب (تذکرۃ صفحہ ۱۸۹/۱۹۰) پھر لکھا ہے

"خدا تعالےٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تو مغلوب ہو کر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب ہو جائے گا اور انجام تیرے لئے ہو گا۔ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید تیری عظمت تیری کمالیت پھیلا دے۔ خدا تعالےٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا۔ اور تیرے سایہ کو لمبا کر دے گا۔

میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا۔

(تذکرۃ صفحہ ۱۸۷)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں یہ مقدر تھا کہ جماعت پر ایسا وقت آتا۔ اور شیرازہ بکھر جاتا۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی بشارت موجود ہے کہ اس مغلوبیت کے بعد خدا کی تائید و نصرت سے غلبہ عطا ہو گا۔

اس وقت سب سے بڑا صدمہ جماعت کو مرکز قادیان کا ہے۔ بیشک وہاں بہت بڑا جانی اور مالی نقصان ہوا۔ مگر قادیان مقدس کی سرزمین میں جو شعائر اللہ ہیں دار المسیح ہے۔ مسجد اقصیٰ ہے مسجد مبارک ہے۔ لنگر خانہ ہے بہشتی مقبرہ وغیرہ ایسی چیزیں ہیں کہ ان کے مقابلہ میں ہر نقصان قابل برداشت ہے۔ مگر یہ نقصان خدا نخواستہ اگر ہو۔ تو ناقابل تلافی ہے اور ہم خدائی وعدوں پر یقین کرتے ہوئے سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ضرور ان کی حفاظت کا سامان کر دے گا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو بھی مکہ مکرمہ چھوڑنا پڑا تھا اور وہ خدا کی تائید و نصرت سے واپس ملا تھا۔ اس بارہ میں خدائی فرمان تھا ومن حیث خرجت فولّ وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولّوا وجوھکم شطرہ (بقرۃ ع ۱۸) یعنی اے رسول جہاں سے بھی تو نکلے تو اپنی توجہ مسجد الحرام کی طرف رکھو اور اے مسلمانو تم بھی جہاں کہیں ہو اپنی توجہ اسی طرف رکھو۔ چنانچہ اس ہدایت کے ماتحت عمل کیا گیا۔ اور انّ الذی فرض علیک القراٰن لرادّک الٰی معاد کی پیشگوئی کے مطابق مکہ مسلمانوں کو واپس مل گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی مقدس میں بھی مندرجہ پیشگوئی موجود ہے اور جماعت کے احباب کو یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ قادیان مقدس اور شعائر اللہ کو واپس دلائے گا۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر احمدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمان کے مطابق یہ عہد کرے۔ کہ اس نے قادیان واپس لینا ہے [illegible] اور اپنی اولاد سے بھی یہی عہد لے۔

خاکسار:۔ قمر الدین مولوی فاضل لاہور

انجمن عباد الرحمٰن کا قیام

مسلمانان پاکستان کی تنظیم اتحاد اور ان میں قومی خدمت کی روح پیدا کرنے کے لئے انجمن عباد الرحمٰن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے اغراض و مقاصد مسلمان بھائیوں کی اطلاع کے لئے ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں:۔

اغراض و مقاصد

۱۔ یہ انجمن خالص طور پر رفاہ عام کے کاموں کے لئے ہو گی۔ کوئی سیاسی نصب العین اس کے سامنے نہ ہو گا۔ حکومت پاکستان میں جو بھی گورنمنٹ برسر اقتدار ہو گی۔ یہ اس کے ساتھ تعاون کرے گی۔

۲۔ اس انجمن کا ہر ممبر یہ اقرار کرے گا کہ وہ جھوٹ نہیں بولے گا۔ ظلم نہ کرے گا۔ حلال روزی کھانے اور کمانے کی کوشش کرے گا۔ محنت اور جفاکشی کی عادت ڈالے گا۔

۳۔ اس انجمن کا ہر ممبر اپنے کردار۔ گفتار سے مسلمانوں کو بحیثیت افراد اور بحیثیت قوم ان کی خدمت کرنے۔ انہیں مضبوط کرنے۔ اور ان کو ترقی کی منازل پر لے جانے کے لئے پوری کوشش کرے گا۔

۴۔ اس انجمن کا نصب العین ہو گا کہ پاکستان کے تمام مسلمانوں میں بغیر کسی کے عقیدہ یا مذہب میں دخل دینے کے۔ اتحاد۔ رواداری اور تعاون کی روح پیدا کرے۔ اور مذہبی خیال کی بنا پر سیاسی اور سوشل تعلقات میں دشمنی اور عداوت پیدا نہ ہونے دے۔

۵۔ اس انجمن کا یہ بھی نصب العین ہو گا کہ تمام دنیا میں اتحاد اور تعاون کی روح پیدا کرے یہ انجمن ایسے تمام وسائل جو اس کی طاقت میں ہوں۔ دنیا کے مسلمانوں میں تعاون اور امداد باہمی کے پیدا کرنے کے لئے خرچ کرے گی۔ اور تعلقات کا سلسلہ قائم کرنے کے لئے تدبیریں کرتی رہیگی

۶۔ سب بڑے کام چھوٹے پیمانے سے شروع ہوتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے کام ہی روح عمل کو زندہ رکھتے ہیں۔ اس لئے اس انجمن کے سب ممبر بنی نوع انسان کی خدمت کے تمام مواقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ صفائی کروانا۔ گمشدوں۔ گم کردہ راہوں۔ مسافروں بیماروں۔ بیواؤں۔ یتیموں کی خدمت بلا مذہب و ملت کے امتیاز کے کرنا

۷۔ جلسوں جلوسوں میں امن رکھنے کا کام کرنا۔ ایسے ہی انسانی ذمہ داری کے کام کرنا اس کے ممبران کیلئے لازمی ہوں گے۔ فسادات و تفرقہ سے بچنے کا عہد کرنا ہر ممبر کا فرض ہو گا۔

۸۔ اس انجمن کے ہر ممبر کا فرض ہو گا کہ زمینی۔ ہوائی یا بحری جنگی فنون میں سے کسی نہ کسی فن کا ضرور ملکہ پیدا کرے گا۔ تا جب کبھی مسلمانوں کو ضرورت پڑے۔ وہ اپنا قومی فرض ادا کر سکے۔ اور تمام مسلمانوں میں اس روح کے پیدا کرنے کی کوشش کرے گا

۹۔ اس انجمن کے ہر ممبر کا فرض ہو گا کہ وہ اس اصولی قانون اور ان تفصیلی قوانین کی پابندی کرے۔ جو مرکزی انجمن یا اس کی شاخیں اپنے ممبروں کے لئے تجویز کریں۔

۱۰۔ اس انجمن کے کام کو صحیح طور پر چلانے کے لئے ایک مرکزی مجلس ہو گی۔ جو کہ ایک صدر اور مختلف اداروں کے ذمہ وار افسروں اور کچھ زائد مشیروں پر مشتمل ہو گی۔ اس مجلس کا انتخاب انجمن کی شاخوں سے چنے ہوئے نمائندے کریں گے مگر جب تک شاخیں نہ بنیں۔ ابتدائی ممبر ہی عہدہ داروں اور مرکزی مجلس کا انتخاب کریں گے۔

نوٹ:۔ مزید تفصیلات کے لئے دفتر میں تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

(انجمن عباد الرحمٰن ۴ میکلوڈ روڈ لاہور)

ہمارا کالج اور احمدی طلبہ کا فرض

از پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دعوےٰ مصلح موعود کے ساتھ ہی ہمارا تعلیم الاسلام کالج معرض وجود میں آیا۔ گویا اللہ تعالےٰ نے حضور کی زندگی کے نئے دور کے ساتھ کالج کے قیام کے اغراض و مقاصد کو بھی وابستہ کر دیا۔ اس زمانے میں حضور نے جو خطبات ارشاد فرمائے ان میں تفصیل سے کالج کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی چنانچہ جماعت کے ایک معتدبہ حصہ نے اپنے نوجوانوں کو کالج میں داخل کرایا اور حضور کی آواز پر لبیک کہا۔

اس کے بعد اب اللہ تعالےٰ کی مشیت نے ایک نیا منظر ہمارے سامنے پیش کیا۔ ہمیں اپنا محبوب وطن چھوڑنا پڑا اور منتشر ہونا پڑا یقیناً یہ ایک بہت بڑا ابتلا ہے۔ جس کا ہمیں سامنا ہو رہا ہے۔ مگر وہ اغراض و مقاصد جو پہلے ہمارے پیش نظر تھے۔ آج بھی ہم انہی کی پیروی کر رہے ہیں۔ کیا ہم اس ابتلا کے نتیجے میں اس راہ سے منحرف ہو جائیں گے۔ جس پر ہمیں پہلے چلایا گیا تھا۔ ہرگز نہیں انشاء اللہ۔

اس وقت حضور نے اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت لاہور میں باوجود بہت سی مشکلات کے کالج جاری کیا گیا ہے

پس میں سب احمدی طلبہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس ابتلاء سے اپنے جوش میں اور اپنے ایمان میں کمی نہ آنے دیں بلکہ اور بھی زیادتی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ اس سے پہلے محض اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور اپنی اغراض کو پورا کرنے کے لئے تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہوئے تھے نہ کسی ذاتی فائدے کی خاطر تو آج بھی ان کا فرض ہے کہ وہ ایسا ہی کریں۔

جتنے سابقہ طلبہ ہیں انہیں چاہئیے کہ وہ فوراً لاہور پہنچ کر کالج میں داخل ہو جائیں۔ ہمیں مشکلات اور تنگیوں کا سامنا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ہمارے اندر ایمان ہے تو مشکلات ہمارے رستے میں حائل نہیں ہو سکتیں۔ اگر یہ حائل ہوتی ہیں تو ہمیں پہلے اپنی حالت کا جائزہ لینا چاہئیے اور اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئیے۔

پس طالب علموں کو چاہئیے کہ وہ اپنے حوصلوں کو بلند کریں اور مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے فوراً اپنے کالج میں دوبارہ تشریف لے آئیں۔

بعض ایسے بھی ہیں جو تعلیم سے ہی بد دل ہو گئے ہیں۔ دراصل یہ پست حوصلگی ہے۔ ہمارے نوجوانوں کا تعلیمی دور میں دوسروں سے پیچھے رہنا ہمارے شایان شان نہیں بعض طالب علم ایسے بھی ہیں جو دوسرے کالجوں میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ فوراً اپنے کالج میں داخل ہوں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ کالج انہی کے لئے جاری فرمایا ہے۔ اور دنیوی تعلیم کے ساتھ ان کی دینی تعلیم و تربیت کے مقصد کے پیش نظر جماعت اس انتہا کی مالی ابتلاء کے دور میں بھی کالج کو جاری رکھا ہے۔ پس طالب علموں کا یہ ایک مقدس فرض ہے۔ وہ حضور کے مقاصد کو جو دراصل اللہ تعالےٰ کے مقاصد ہیں پورا کرنے کا عزم کریں۔ ورنہ اگر وہ طالب علم جن کی خاطر حضور نے اس نازک حالت میں اس بوجھ کو اٹھانا گوارا کیا ہے وہی اس طرف توجہ نہ کریں گے۔ تو یقیناً اس مقصد کو نیل کرنے والے گروہ میں شمار کئے جائیں گے۔

چاہئیے اس سے تو ہمارے اندر پہلے سے بھی زیادہ حرارتِ ایمان پائی جاتی۔ ہم اپنے امام کے اشاروں پر اس طرح حرکت کریں۔ جس طرح دل کے ساتھ نبض حرکت کرتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک خطبہ میں اشارہ فرما چکے ہیں۔ کہ وہ احمدی جس کے اپنے شہر میں بھی کالج ہے لیکن وہ اپنے بچے کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کرا سکتا ہے۔ لیکن نہیں کراتا۔ وہ کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔

اب ہمارے طالب علم خود سوچ لیں کہ وہ کس گروہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں اس سے بھی بڑھ کر میں امید کرتا ہوں کہ ہر وہ طالب علم جس کے دل میں اللہ تعالےٰ کے فرشتے اپنے کالج میں داخل ہونے کی تحریک کریں۔ وہ اپنے دوستوں کو تحریک کریں کہ وہ بھی اس کالج میں داخل ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے اپنے فرائض کو سمجھنے اور انہیں کما حقہٗ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

انجمن عباد الرحمٰن کا ابتدائی جلسہ

تاریخ ۲۳ نومبر ۱۹۴۷ء وقت ۱۰ بجے صبح مقام وائی ایم سی اے ہال لاہور

زیر صدارت چوہدری محمد حسن صاحب ایم ایل اے لیڈر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی مشرقی پنجاب

انجمن عباد الرحمٰن اس لئے قائم کی گئی ہے کہ نوجوانوں میں قومی خدمت کی روح پیدا کی جائے کام کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ ان کی زندگی کی بنیاد نیک اور اسلامی اخلاق پر قائم کی جائے پاکستان کی خدمت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ رواداری اور تعاون کی روح ان میں پیدا کی جائے یہ انجمن سیاسیات سے الگ رہ کر ہر حکومت پاکستان سے تعاون کرے گی۔ اور مذہبی معاملات میں دخل دئے بغیر تمام مسلمانوں میں صلح اور رواداری کی روح پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور پاکستان سے باہر کے مسلمان ملکوں کے باشندوں میں تعاون اور تعلق پیدا کرنے کے ذرائع پیدا کرے گی۔

تمام اصحاب جو ان خیالات سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ وائی ایم سی اے ہال میں بوقت ۱۰ بجے صبح بتاریخ ۲۳ نومبر ۱۹۴۷ء ضرور تشریف لا کر کارکنان کو ممنون فرمائیں۔ اس جلسہ میں مقاصد انجمن بیان کئے جائیں گے اور نئے ممبروں کی بھرتی کی اپیل کی جائے گی۔

المشتہر

پریذیڈنٹ انجمن عباد الرحمٰن ۱۳ میکلوڈ روڈ لاہور

درخواست دعا: عزیزم چوہدری احمد شکر اللہ صاحب آف ڈسکہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ درد ٹانگ صاحب فراش ہیں۔ بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ جملہ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ نذیر احمد طالب بگیری از ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

اجلاس جناب عزیز احمد صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات

بہ اختیارات کلکٹر

سید محمد ولد قمر الدین بذریعہ محمد معصوم پسر خود قوم علماء سکنہ میانوالی۔ تحصیل پھالیہ

بنام

سادن مل ولد ابدل دگور اندتا مل ولد کرم چند قوم اروڑہ سکنہ میانوالی تحصیل پھالیہ حال امرتسر ملک ہندوستان

دعویٰ فک الرہن اراضی عہ کنال رقبہ میانوالی تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا مسئول علیہم کو بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں فک الرہن میں کوئی عذر ہو تو مورخہ ۸/۱۲/۴۷ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی

۶/۱۱/۴۷ (مہر عدالت ہذا) (دستخط حاکم)

کراچی اور مسقط کے درمیان کیبل سروس کا اجراء

کراچی ۱۹ ر نومبر۔ کیبل اینڈ وائرلیس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ خلیج فارس کے راستے کراچی اور مسقط کے درمیان کیبل سروس کا دوبارہ اجرا ہو گیا ہے۔ (ا ۔ پ)

واشنگٹن کے عراقی سفیر مستعفی ہو گئے

بغداد ۱۸ ر نومبر۔ سید علی جاوید البوانی سابق وزیر اعظم عراق واشنگٹن میں سب سے پہلے عراقی سفیر نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور یہاں معتبر حلقوں میں چرچا ہے کہ آپ کا استعفیٰ منظور ہو گیا ہے۔ (رائٹر)

دہلی میں سکھ پناہ گزینوں کی غنڈہ گردی

سکھوں کی دلآزار حرکات پر گاندھی جی کے کان کھڑے ہو گئے

مسلمانوں کی رواداری کا اعتراف

دہلی ۱۹ ر نومبر۔ مسٹر گاندھی نے ایک مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ منگل کے دن چاندنی چوک میں جس بدتمیزی کا مظاہرہ کیا گیا ہے وہ نہایت ہی شرمناک ہے۔ ایک مقام پر مسلمانوں کو گھروں سے زبردستی نکالنے کی کوشش کی گئی۔ تاکہ ان کے گھروں میں ہندوؤں اور سکھوں کو بسایا جائے۔ شراب کے نشہ میں بدمست سکھوں نے ننگی تلواریں ہلا ہلا کر مسلمانوں کو ڈرایا۔ اور ان کو دھمکی دی۔ کہ اگر وہ گھروں سے نہیں نکلیں گے۔ تو ان کو قتل کر دیا جائے گا۔

مسٹر گاندھی کو بتایا گیا کہ مسلمان عموماً چاندنی چوک میں علی الاعلان کباب نہیں بیچا کرتے تھے مگر سکھوں نے اور دوسرے پناہ گزینوں نے اس کثرت سے وہاں کباب بیچنے شروع کر دیئے ہیں کہ ہندوؤں کے لئے وہاں سے گزرنا مشکل ہو گیا ہے۔ مسٹر گاندھی نے ایسے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اپنے پر اور ملک پر رحم کرتے ہوئے ایسا کرنے سے احتراز کریں۔ (ا ۔ پ)

لیگ کی رکنیت سے چھ ہزار مسلمانوں کا استعفیٰ

جے پور ۱۹ ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اجمیر مسلم لیگ کے چھ ہزار ممبر لیگ کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کانگرس میں اپنی شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔

پناہ گزینوں کے اخراج کا سلسلہ آخر نومبر تک ختم ہو جائے گا

کراچی ۲۰ ر نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دونوں حکومتوں (پاکستان اور ہندوستان) کے پناہ گزینوں کا اخراج جو برٹش اوور سی ایرویز کارپوریشن کے ذریعہ انجام دیا جا رہا تھا۔ اس ماہ کے آخر تک ختم ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں چھ ہفتوں میں اکتیس ہزار پناہ گزینوں کو لے جایا گیا ہے۔ (ا ۔ پ)

کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کیا جائیگا

لنڈن ۲۰ ر نومبر۔ بیگم تصدیق حسین ممبر آف دی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی نے ایک میٹنگ میں کہا کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں کشمیر کا مسئلہ پیش کیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ سر محمد ظفر اللہ خان لیڈر پاکستان ڈیلیگیشن کو حکومت پاکستان کی طرف سے معاملات کشمیر کے متعلق کچھ ہدایات موصول ہو چکی ہیں۔

لنڈن مسلم لیگ کی ایک میٹنگ میں آپ نے فرمایا۔ کہ باوجود اس کے کہ حکومت پاکستان ابھی اپنی پیدائش کی حالت میں ہے۔ مگر دشمن خواہ ہزار کوشش کرے اس کو مٹا نہیں سکتا۔ پاکستان اپنی مضبوط دیواروں کے اندر بالکل محفوظ ہے۔

آپ نے مسلم لیگ کی طرف سے جاری کردہ مہم اور موجودہ فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں مسلم عورتوں کے شاندار کام کو سراہتے ہوئے کہا کہ میرا یقین ہے۔ کہ اقوام متحدہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے دل سے کوشاں ہے۔ مجھے کامل امید ہے۔ کہ مظلوم مسلمانوں کے ساتھ پورا انصاف کیا جائے گا۔

بیگم تصدیق ۲۲ ر نومبر کو لنڈن سے پاکستان کو روانہ ہو جائینگی۔ (رائٹر)

پناہ گزینوں کے لئے مکان مہیا کرنے کا نیا انتظام

لاہور ۱۹ ر نومبر۔ مہاجرین کی سہولت اور ان کو بسانے کے لئے لاہور شہر کو پانچ انتظامی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان پانچوں حصوں کا انتظام افسر آبادی کے ماتحت ہوگا۔ جس کا دفتر لال کوٹھی (نزد سنٹرل ٹریننگ کالج) میں قائم کیا جائے گا۔ ہر حلقہ میں اپنے اپنے افسر کے ماتحت کام کرنے والا عملہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ ان کا فرض مقرر کیا گیا ہے کہ وہ دیکھیں کہ مکانوں کے قبضے مستحق افراد کو دیئے گئے ہیں۔ حلقے مندرجہ ذیل ہونگے:

(۱) تھانہ جات سول لائنز۔ پرانی و نئی انارکلی اس کا ہیڈ کوارٹر مال روڈ پر بنک اسکوائر کی عمارت میں ہوگا
(۲) نولکھا۔ گوالمنڈی اور مصری شاہ کے تھانے ہیڈ کوارٹر ٹریڈرز بنک بلڈنگ
(۳) مزنگ اور ٹمپل روڈ۔ ہیڈ کوارٹر ٹمپل روڈ کوٹھی نمبر ۲
(۴) شہر کی چار دیواری کے اندر کا علاقہ۔ ہیڈ کوارٹر چوک رنگ محل
(۵) چھاؤنی اور مغلپورہ۔ ہیڈ کوارٹر میو روڈ کوٹھی نمبر ۹۸

ایک نئے انڈیکیشن محکمہ کے زیرنگرانی اس بات کی دیکھ بھال شروع ہو چکی ہے۔ کہ غیر ضروری لوگوں کو مکانوں سے بے دخل کر دیا جائے۔

برطانوی ریڈ کراس کیطرف سے ایک لاکھ پونڈ کا عطیہ

لنڈن ۱۹ ر نومبر۔ برطانیہ کی ریڈ کراس سوسائٹی نے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے پاکستان حکومت کو ایک لاکھ پونڈ کا گراں قدر عطیہ پیش کیا ہے۔ یہ عطیہ پناہ گزینوں کو کپڑا اور طبی امداد وغیرہ پہنچانے پر خرچ کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ برطانوی ریڈ کراس سوسائٹی اس فنڈ کو بڑھانے کے لئے انگلستان کے لوگوں سے بھی ذاتی عطیہ جات وصول کریگی۔ جو بعد میں پاکستان بھیج دیئے جائینگے۔

نئے صدر نے ابھی چارج نہیں لیا

ڈاکٹر راجندر پرشاد اگرچہ کانگرس کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ لیکن انہوں نے ابھی چارج نہیں لیا کیونکہ وہ ابھی حکومت کے ایک رکن ہیں۔ (ا ۔ پ)

احمدیوں کی تجارت

کو فروغ دینا ہر احمدی کا اولین فرض ہے۔ غالباً احباب کو علم نہیں۔ کہ ایم فضل الرحمٰن محمد اقبال پراچہ بابلی احمدی بھیروی نے احباب کی سہولت کیلئے ایک نہایت ہی شاندار وسیع دکان پتہ ذیل پر کھولی ہوئی ہے جسمیں جنرل مرچنڈائز۔ ٹائیلٹ پروویژن سٹور و ہوزری کے علاوہ ہر قسم کے نایاب ولایتی تحفے و دیگر ضروریات زندگی مقررہ واجبی نرخوں پر دستیاب ہوں گے۔ اب احباب اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور خاص توجہ فرما کر ہماری حوصلہ افزائی کریں۔

لاہور۔ سرگودھا ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ سرگودھا کی آرام دہ بسوں کی سیٹیں بھی اس جگہ ریزرو کی جاتی ہیں۔

بابلی برادرس جنرل اینڈ پروویژن مرچنٹس فضل منزل بیڈن روڈ لاہور

دو لاکھ روپے کی مالیت کا سونا غائب ہو گیا

بمبئی ۱۹ ر نومبر۔ آج "ایر انڈیا لمیٹڈ" کے دفتر سے سونے کا ایک پارسل جس کا وزن ۹۸ پونڈ اور قیمت دو لاکھ روپے تھی غائب ہو گیا۔ خفیہ پولیس نے دفتر کے دو چوکیداروں کو زیر حراست لے لیا ہے۔

یہ پارسل ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی سے بمبئی لایا گیا تھا۔ اور کمپنی کے آفس میں ایک محفوظ جگہ رکھا ہوا تھا۔ جہاں سے آج صبح کسی نے اس کو غائب کر دیا۔ (ا ۔ پ)

حیدر آباد کانگرس کا وفد دہلی میں

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ حیدر آباد سٹیٹ ڈیلیگیشن نے ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر کانگرس سے ملاقات کر کے حیدر آباد کی موجودہ حالات کے متعلق بات چیت کی۔ وفد کل مسٹر گاندھی سے ملاقات کریگا۔

شہزادی الزبتھ کی شادی تکمیل پا گئی

لنڈن ۲۰ نومبر- آج صبح گیارہ بجکر چالیس منٹ پر آرچ بشپ آف کنٹربری نے شہزادی الزبتھ اور ڈیوک آف ایڈنبرا کے باہم میاں بیوی ہونے کا اعلان کیا ہے۔ (رائیٹر)

سکھوں کو گاندھی جی کی نصیحت

آزادی ملنے کے بعد اپنے آپ کو اخلاقی قیود اور دیگر جائز پابندیوں سے بھی آزاد سمجھنا نامناسب ہے

ہر سکھ کرپان رکھنے کا مجاز نہیں

پاکستان اور مشرق وسطیٰ کے درمیان ہوائی سروس کا قیام

کراچی ۲۰ نومبر- معلوم ہوا ہے کہ آئندہ سال کے اوائل میں ہی پاکستان اور مشرق وسطیٰ کے درمیان باقاعدہ ہوائی سروس قائم ہو جائے گی۔ "ستوری اور ریلیف ایریز" اس کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہے۔ (ا-پ)

نئی دہلی ۲۰ نومبر- مسٹر گاندھی نے پرارتھنا کے بعد کہا۔ کہ جب کچھ عرصہ کے لئے کرپان کے سائز پر پابندی لگی تھی۔ تو کئی سکھ میرے پاس پہنچے۔ تاکہ میں اپنے ذاتی اثر و رسوخ سے کرپان اور اس کے ہر سائز پر لگائی گئی پابندی کو دور کرا دوں۔ دہلی پریوی کونسل کے کچھ سابقہ فیصلے بھی نقل کر کے مجھے ساتھ لائے جن میں فیصلہ دیا گیا تھا۔ کہ سکھ ہر سائز کی کرپان لے کر چل سکتا ہے۔ مسٹر گاندھی نے کہا۔ کہ گو میں نے فیصلے تو نہیں پڑھے۔ مگر میرا خیال ہے۔ کہ چھوٹے کرپان یعنی "تلوار" سے ہے۔ اور تلوار پنجاب میں ہر ایک شخص ہر سائز کی رکھ سکتا ہے۔

گاندھی جی نے کہا۔ کہ اس معاملے میں مجھے نہ سکھوں کے ساتھ اور نہ حکومت پنجاب کے ساتھ کوئی ہمدردی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس تو بعض سکھ دوست ایسے بھی آئے تھے۔ جنہوں نے گرنتھ صاحب سے ایسے حوالے نکال کر دکھلائے جس سے میرے اپنے نظریے کی تائید ہوتی تھی۔ کہ کرپان کا مقصد یہ نہیں۔ کہ کسی پر حملہ کیا جائے۔ صرف وہی سکھ کرپان رکھنے کا حقدار ہے جو گرنتھ صاحب کی تعلیم پر پوری طرح عمل پیرا ہے۔ اور وہ اسے صرف معصوم عورتوں اور بچوں کی جان و مال کی حفاظت میں اس کو استعمال کر سکتا ہے۔

اس لئے وہ سکھ جو شراب پیتا ہے۔ اور دوسری قسم کی برائیوں میں پھنسا ہوا ہے۔ کرپان کو مذہبی نشان رکھنے کا ہرگز حقدار نہیں ہے۔ کرپان ضبط نفس اور پاکیزگی کی کڑی پابندیوں کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔

گاندھی جی نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت ہتھیار رکھنے کے لئے بہودہ نمائش کرنے کے لئے سکھوں کو حوصلے دینا نہ صرف بیکار ہے۔ بلکہ نقصان دہ بھی ہے۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد اخلاقی قیود اور دیگر جائز پابندیوں سے بھی اپنے آپ کو آزاد سمجھنا سخت نامناسب ہے۔ ان پابندیوں کے بغیر کوئی سوسائٹی ترقی نہیں کر سکتی۔

گاندھی جی نے سکھوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں اپنے سکھ بھائیوں سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ کرپان کو قابل اعتراض طریق پر استعمال کر کے سکھ پنتھ کے نام کو بٹہ نہ لگائیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کو گرونے کی خاک میں نہ ملائیں جس کے لئے ان کے بزرگوں نے اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کی اور جن کی بہادری کا تذکرہ تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے۔ (ا-پ)

کشمیر کی جنگ آزادی میں پاکستان کا ہاتھ؟

لنڈن ۲۰ نومبر کل اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" میں ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر کرشنا مینن کا ایک بیان شائع ہوا ہے- جس میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ پاکستان کی حکومت کشمیر پر قبائلی حملہ آوروں کو اپنی حدود میں سے گزرنے سے باز نہیں رکھ سکی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان نے اگر ان کی امداد نہیں کی ہے۔ تو کم از کم انہیں شہ ضرور دی ہے۔

انگلستان اور ہندوستان کے درمیان فوجی معاہدہ

ہندوستان کے بحری بیڑے میں اضافہ

نئی دہلی ۱۹ نومبر- معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ عنقریب انڈین یونین کے بحری بیڑے میں ایک کروزر اور تین ڈسٹرائر جہازوں کا اضافہ ہونے والا ہے۔ یہ جہاز اس معاہدے کے نتیجے میں انگلستان سے خرید کئے گئے ہیں۔ جو حال ہی میں انڈیا اور انگلستان کے درمیان انڈین آرمڈ فورسز ڈیلیگیشن کی وساطت سے ہوا ہے۔ برطانوی فوجی افسروں کے بدستور انڈین یونین میں ملازم رہنے کے بارہ میں بھی بعض شرائط طے پائی ہیں۔ جن کا بعد میں اعلان ہو جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انگریز افسروں کی تعداد پہلے سے کم کر دی جائے گی۔ اور ان کو اصل محاذوں سے دور رکھا جائے گا۔ (ا-پ)

انڈین یونین طاقت کے زور سے مسلمانان کشمیر کو کچلنا چاہتی ہے

لنڈن ۲۰ نومبر- کل اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ انڈین یونین نے کشمیر کے معاملے کو سلجھانے کے لئے مسٹر جناح کا فرقہ وارانہ تجویز کو رد کر دیا تھا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ طاقت کے بل بوتے پر مسلمانان کشمیر کی خواہشات کے خلاف ان پر کوئی فیصلہ ٹھونسنے پر تلی ہوئی ہے۔

زیادہ سے زیادہ پناہ گزینوں کو جذب کرنے کیلئے غور و خوض

لاہور ۲۰ نومبر- آج راجہ غضنفر علی وزیر پناہ گزیناں کی صدارت میں پناہ گزینوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جذب کرنے کے سلسلہ میں ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں کمشنر لاہور، کمشنر مغربی پنجاب محکمہ پناہ گزیناں کے تمام افسران اعلیٰ موجود تھے۔

اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے گورنر پنجاب نے اپنی مختصر سی تقریر میں بتایا۔ کہ اگرچہ اس وقت بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔ مگر تدبر، استقلال اور دور اندیشی سے سب مشکلات حل ہو گئی ہیں۔

راجہ غضنفر علی نے ضلع کے حاکموں کے کام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں جان پر کھیلنے والی روکوں کو اکھاڑ پھینکنا ان کا مقدس فرض ہے۔

آپ نے ڈپٹی کمشنروں کو ہر ضلع میں نان آفیشل کمیٹیاں بنانے اور ان سے مشورہ لینے کی تاکید کی۔ آپ نے کہا۔ کہ پناہ گزینوں کو زیادہ سے زیادہ جذب کرنے کے لئے ضلع منٹگمری۔ ملتان۔ لائلپور۔ شیخوپورہ۔ شاہ پور اور جھنگ پر زیادہ ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ (ا-پ)

بالجبر مسلمان بنانے کے متعلق غلط افواہوں کی تردید

لاہور ۲۰ نومبر- ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوستانی پریس کے ایک مخصوص حلقے نے یہ خبر اڑا رکھی ہے۔ کہ غیر مسلم پناہ گزینوں کو مغربی پنجاب سے لانے کے لئے بڑی تعجیل سے کام لیا جا رہا ہے۔ مغربی پنجاب کے حکام ان لوگوں کو واپس لانے کے متعلق کچھ بھی امداد نہیں دے رہے۔ جن کو بالجبر مسلمان بنا لیا گیا ہے۔

پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ خبر سراسر جھوٹی ہے۔ اس کے لئے ایک غیر جانبدار مسٹر جے سائمنڈ کی شہادت پیش کی جا سکتی ہے۔ جو ایک اینگلو امریکن تنظیم فرینڈز سروس یونٹ کے ممبر ہیں۔ اور جو مغربی پنجاب میں بطور غیر آفیشل نمائندہ کے کیمپوں کا معائنہ کرتے رہے ہیں۔ آپ نے کہا ہے کہ مجھے پاکستانی افسروں سے حقیقت حال معلوم کرنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئی خصوصاً ان لوگوں کے متعلق جن کو بالجبر مسلمان بنایا گیا ہے۔ نیز انہوں نے کہا کہ بالکل غلط ہے۔ کہ مسلمان ان غیر مسلموں کو جن کو بالجبر مسلمان بنایا گیا ہے ریفیوجی کیمپوں میں جانے سے روکتے ہیں جہاں سے وہ ہندوستان کو منتقل ہو سکیں۔ (ا-پ)

لاہور ۲۰ نومبر- پاکستان کے وزیر اعظم لیاقت علی خان نے شہزادی الزبتھ اور لیفٹیننٹ ماؤنٹ بیٹن کی شادی پر حکومت پاکستان کی طرف سے بذریعہ تار مبارکباد ارسال کی ہے۔

پیرس ۱۹ نومبر- فرانس کے وزیر اعظم ایم رمیڈیر نے تمام وزارت کی طرف سے استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔ اب آپ کی جگہ ایم بلم نئی وزارت بنائیں گے۔